حکمتِ سیّد مودودیؒ

دعوتِ محمدیؐ کا ایک خاص سبق

جناب محمد یوسف صاحب - منصورہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ایک اہم سبق ہمیں دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اخلاق راہبوں کے گوشہ عزلت کے لیے نہیں ہے، درویشوں کی خانقاہوں کے لیے نہیں ہے، بلکہ دُنیا کی زندگی کے ہر شعبے میں برتنے کے لیے ہے۔ جس رُوحانی اور اخلاقی بلندی کو دُنیا فقیروں اور درویشوں میں تلاش کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حکومت کی مسند اور عدالت کی کرسی پر اُٹھا لائے۔ آپ نے تجارت کے کاروبار میں خدا ترسی اور دیانت سے کام لینا سکھایا۔ آپ نے پولیس اور فوج کے سپاہیوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا سبق دیا۔ آپ نے انسان کی اس غلط فہمی کو دُور کیا کہ خدا کا ولی وہ ہوتا ہے جو تارک الدنیا ہوتا ہے۔ اللہ اللہ کرتا رہتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ولایت اس کا نام نہیں ہے، بلکہ اصل ولایت یہ ہے کہ آدمی ایک حاکم، ایک قاضی، ایک سپہ سالار، ایک تھانیدار، ایک تاجر و صنعت کار اور دوسری تمام ممکن حیثیتوں سے ایک پورا دُنیادار بن کر بھی ہر اُس موقع پر اپنا خدا ترس اور دیانت دار ہونا ثابت کر دے۔ جہاں اُس کے ایمان کو آزمائش سے سابقہ پیش آئے۔ اس طرح آپ اخلاق و روحانیت کو رہبانیت کے گوشوں سے نکال کر معیشت و معاشرت، سیاست و عدالت، صلح و جنگ کے میدانوں میں لے آئے اور وہاں پاکیزہ اخلاق کی حکمرانی قائم کی۔

یہ اسی رہنمائی کا فیض تھا کہ اپنی نبوت کے آغاز میں جن لوگوں کو آپ نے ڈاکو پایا تھا، اُن کو

اس حالت میں چھوڑا کہ وہ امانت دار اور خلقِ خدا کی جان و مال اور آبرو کے محافظ بن چکے تھے۔ جن لوگوں کو حق مارنے والا پایا تھا، انہیں حق ادا کرنے والا، حقوق کی حفاظت کرنے والا اور حقوق دلانے والا بنا کر چھوڑا۔ آپ سے پہلے دُنیا اُن حاکموں سے واقف تھی جو ظلم و جور سے رعیت کو دبا کر رکھتے تھے اور اُونچے اُونچے محلّوں میں رہ کر اپنی خدائی کا سکّہ جماتے تھے۔ آپ نے اسی دُنیا کو ایسے حاکموں سے روشناس کرایا جو بازاروں میں عام انسانوں کی طرح چلتے تھے اور عدل و انصاف سے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔ آپ سے پہلے دُنیا ان فوجوں سے واقف تھی جو کسی ملک میں گھستی تھیں تو ہر طرف قتلِ عام برپا کرتی، بستیوں کو آگ لگاتی اور مفتوح قوم کی عورتوں کو بے آبرو کرتی پھرتی تھیں۔ آپ نے اُسی دُنیا کو ایسی فوجوں سے متعارف کرایا جو کسی شہر میں فاتحانہ داخل ہوتیں تو دشمن کی فوج کے سوا کسی پر دست درازی نہ کرتی تھیں، اور فتح کیے ہوئے شہر سے اگر پسپا ہوتیں تو اہلِ شہر سے وصول کیے ہوئے ٹیکس تک انہیں واپس کر دیتی تھیں۔ انسانی تاریخ ملکوں اور شہروں کی فتح کے قصوں سے بھری پڑی ہے، مگر فتح مکّہ کی کوئی نظیر آپ کو تاریخ میں نہ ملے گی۔ جس شہر کے لوگوں نے تیرہ برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم و ستم ڈھایا تھا، اُسی شہر میں آپؐ کا فاتحانہ داخلہ اس شان سے ہوا تھا کہ آپؐ کا سر خدا کے آگے جھکا جا رہا تھا۔ آپؐ کی پیشانی اُونٹ کے کجاوے سے لگی جا رہی تھی۔ اور آپ کے طرزِ عمل میں غرور و تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہی لوگ جو تیرہ برس تک آپؐ پر ظلم و ستم کرتے رہے تھے۔ جنہوں نے آپ کو ہجرت پر مجبور کر دیا تھا اور جو ہجرت کے بعد بھی آٹھ برس تک آپؐ سے برسرِ جنگ رہے تھے، جب مغلوب ہو کر آپؐ کے سامنے پیش ہوئے تو انہوں نے آپؐ سے رحم و کرم کی التجا کی اور آپؐ نے انتقام لینے کی بجائے فرمایا کہ:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ ط

"آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ جاؤ، تم چھوڑ دیئے گئے۔"

(سیرت سرورِ عالم۔ حصہ اوّل، ص ۵۳۵ تا ۵۳۷)